



معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: محمد حسن الیاس

توہم پرستی

— ۱ —

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُفَّانَ، قَالَ: ”فَلَا تَأْتُوا الْكُفَّانَ“، قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ، قَالَ: ”ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدِّقُكُمْ“، قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رَجُلٌ يَخْطُونَ، قَالَ: ”كَانَ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ“.

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ہم جاہلیت کے زمانے میں بعض کام کیا کرتے تھے۔ (انہی میں سے یہ بھی تھا کہ) ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لیکن اب کاہنوں کے پاس مت جایا کرو۔“ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ہم براشگون بھی لیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک خیال ہی ہوتا ہے جو تم میں سے کسی کے دل میں گزرتا ہے، مگر تمہیں یہ کسی کام سے روکے نہیں۔ میں نے

عرض کیا: ہم میں سے کچھ لوگ خط بھی کھینچتے تھے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نبی بھی خط کھینچا کرتے تھے۔ جس کا خط اُس کے موافق ہو جائے، وہ یہ خط کھینچ لے۔^۲

۱۔ یہ علم رمل کا ذکر ہے، جس میں لکھنے والوں اور ہندسوں کے ذریعے سے غیب کی باتیں بتانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔
۲۔ یہ زجر کا جملہ ہے اور زجر کے طریقے پر اثبات سے انکار کا اسلوب قرآن و حدیث میں بعض دوسرے مقامات پر بھی دیکھ لیا جاسکتا ہے۔ سورہ حج (۲۲) کی آیت ۱۵ میں 'فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ' اسی کی مثال ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کوئی نبوت کے منصب پر فائز کر دیا گیا ہے تو یہ کر لے، اس لیے کہ اس طریقے سے غیب کی خبریں بتانے کا معجزہ ایک پیغمبر کو دیا گیا تھا اور معجزات پیغمبروں ہی کو دیے جاتے ہیں۔ کسی دوسرے کی طرف سے اس طرح کے دعوے محض ادھام ہیں، جن سے دور ہی رہنا چاہیے۔

یہاں یہ واضح رہے کہ یہ غالباً اسی طرح کا معجزہ تھا، جیسے مسیح علیہ السلام نے اپنے بارے میں فرمایا ہے کہ ”میں تمہیں بتا سکتا ہوں جو کچھ تم کھا کر آئے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو“ (آل عمران ۴۹)۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۱۴۰ سے لیا گیا ہے۔ اس کے راوی معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

موطا امام مالک، رقم ۱۳۳، ۱۴۴۳۔ الجامع فی الحدیث، ابن وہب، رقم ۶۰۹۔ مسند طیلیسی، رقم ۱۱۸۸، ۱۱۸۹۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۸۲۸، ۸۲۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶۔ مسند احمد، رقم ۲۳۱۲، ۲۳۱۲۸، ۲۳۱۲۹، ۲۳۱۳۰، ۲۳۱۳۳، ۲۳۱۳۴، ۲۳۱۳۵، ۲۳۱۳۷۔ صحیح مسلم، رقم ۸۴۱۔ سنن ابوداؤد، رقم ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۲۸۸، ۲۲۹۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۵۶، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۸۲۶۸، ۱۰۹۴۸۔ مستخرج ابوعوانہ، رقم ۱۳۵۵، ۱۳۵۷۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۴۳۹۳، ۴۳۹۷، ۴۳۹۸۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۸۳۰۔ مستخرج ابوعوانہ، رقم ۱۳۵۴، ۱۳۵۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۶۷، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۵۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم، ابونعیم، رقم ۱۰۳۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۶۳۳۲، ۱۶۳۳۳، ۱۶۳۳۴، ۱۶۳۳۵، ۱۶۳۳۶، ۱۶۳۳۷، ۱۶۳۳۸، ۱۶۳۳۹، ۱۶۳۴۰، ۱۶۳۴۱، ۱۶۳۴۲، ۱۶۳۴۳، ۱۶۳۴۴، ۱۶۳۴۵، ۱۶۳۴۶، ۱۶۳۴۷، ۱۶۳۴۸، ۱۶۳۴۹، ۱۶۳۵۰، ۱۶۳۵۱، ۱۶۳۵۲، ۱۶۳۵۳، ۱۶۳۵۴، ۱۶۳۵۵، ۱۶۳۵۶، ۱۶۳۵۷، ۱۶۳۵۸، ۱۶۳۵۹، ۱۶۳۶۰، ۱۶۳۶۱، ۱۶۳۶۲، ۱۶۳۶۳، ۱۶۳۶۴، ۱۶۳۶۵، ۱۶۳۶۶، ۱۶۳۶۷، ۱۶۳۶۸، ۱۶۳۶۹، ۱۶۳۷۰، ۱۶۳۷۱، ۱۶۳۷۲، ۱۶۳۷۳، ۱۶۳۷۴، ۱۶۳۷۵، ۱۶۳۷۶، ۱۶۳۷۷، ۱۶۳۷۸، ۱۶۳۷۹، ۱۶۳۸۰، ۱۶۳۸۱، ۱۶۳۸۲، ۱۶۳۸۳، ۱۶۳۸۴، ۱۶۳۸۵، ۱۶۳۸۶، ۱۶۳۸۷، ۱۶۳۸۸، ۱۶۳۸۹، ۱۶۳۹۰، ۱۶۳۹۱، ۱۶۳۹۲، ۱۶۳۹۳، ۱۶۳۹۴، ۱۶۳۹۵، ۱۶۳۹۶، ۱۶۳۹۷، ۱۶۳۹۸، ۱۶۳۹۹، ۱۶۴۰۰، ۱۶۴۰۱، ۱۶۴۰۲، ۱۶۴۰۳، ۱۶۴۰۴، ۱۶۴۰۵، ۱۶۴۰۶، ۱۶۴۰۷، ۱۶۴۰۸، ۱۶۴۰۹، ۱۶۴۱۰، ۱۶۴۱۱، ۱۶۴۱۲، ۱۶۴۱۳، ۱۶۴۱۴، ۱۶۴۱۵، ۱۶۴۱۶، ۱۶۴۱۷، ۱۶۴۱۸، ۱۶۴۱۹، ۱۶۴۲۰، ۱۶۴۲۱، ۱۶۴۲۲، ۱۶۴۲۳، ۱۶۴۲۴، ۱۶۴۲۵، ۱۶۴۲۶، ۱۶۴۲۷، ۱۶۴۲۸، ۱۶۴۲۹، ۱۶۴۳۰، ۱۶۴۳۱، ۱۶۴۳۲، ۱۶۴۳۳، ۱۶۴۳۴، ۱۶۴۳۵، ۱۶۴۳۶، ۱۶۴۳۷، ۱۶۴۳۸، ۱۶۴۳۹، ۱۶۴۴۰، ۱۶۴۴۱، ۱۶۴۴۲، ۱۶۴۴۳، ۱۶۴۴۴، ۱۶۴۴۵، ۱۶۴۴۶، ۱۶۴۴۷، ۱۶۴۴۸، ۱۶۴۴۹، ۱۶۴۵۰، ۱۶۴۵۱، ۱۶۴۵۲، ۱۶۴۵۳، ۱۶۴۵۴، ۱۶۴۵۵، ۱۶۴۵۶، ۱۶۴۵۷، ۱۶۴۵۸، ۱۶۴۵۹، ۱۶۴۶۰، ۱۶۴۶۱، ۱۶۴۶۲، ۱۶۴۶۳، ۱۶۴۶۴، ۱۶۴۶۵، ۱۶۴۶۶، ۱۶۴۶۷، ۱۶۴۶۸، ۱۶۴۶۹، ۱۶۴۷۰، ۱۶۴۷۱، ۱۶۴۷۲، ۱۶۴۷۳، ۱۶۴۷۴، ۱۶۴۷۵، ۱۶۴۷۶، ۱۶۴۷۷، ۱۶۴۷۸، ۱۶۴۷۹، ۱۶۴۸۰، ۱۶۴۸۱، ۱۶۴۸۲، ۱۶۴۸۳، ۱۶۴۸۴، ۱۶۴۸۵، ۱۶۴۸۶، ۱۶۴۸۷، ۱۶۴۸۸، ۱۶۴۸۹، ۱۶۴۹۰، ۱۶۴۹۱، ۱۶۴۹۲، ۱۶۴۹۳، ۱۶۴۹۴، ۱۶۴۹۵، ۱۶۴۹۶، ۱۶۴۹۷، ۱۶۴۹۸، ۱۶۴۹۹، ۱۶۵۰۰، ۱۶۵۰۱، ۱۶۵۰۲، ۱۶۵۰۳، ۱۶۵۰۴، ۱۶۵۰۵، ۱۶۵۰۶، ۱۶۵۰۷، ۱۶۵۰۸، ۱۶۵۰۹، ۱۶۵۱۰، ۱۶۵۱۱، ۱۶۵۱۲، ۱۶۵۱۳، ۱۶۵۱۴، ۱۶۵۱۵، ۱۶۵۱۶، ۱۶۵۱۷، ۱۶۵۱۸، ۱۶۵۱۹، ۱۶۵۲۰، ۱۶۵۲۱، ۱۶۵۲۲، ۱۶۵۲۳، ۱۶۵۲۴، ۱۶۵۲۵، ۱۶۵۲۶، ۱۶۵۲۷، ۱۶۵۲۸، ۱۶۵۲۹، ۱۶۵۳۰، ۱۶۵۳۱، ۱۶۵۳۲، ۱۶۵۳۳، ۱۶۵۳۴، ۱۶۵۳۵، ۱۶۵۳۶، ۱۶۵۳۷، ۱۶۵۳۸، ۱۶۵۳۹، ۱۶۵۴۰، ۱۶۵۴۱، ۱۶۵۴۲، ۱۶۵۴۳، ۱۶۵۴۴، ۱۶۵۴۵، ۱۶۵۴۶، ۱۶۵۴۷، ۱۶۵۴۸، ۱۶۵۴۹، ۱۶۵۵۰، ۱۶۵۵۱، ۱۶۵۵۲، ۱۶۵۵۳، ۱۶۵۵۴، ۱۶۵۵۵، ۱۶۵۵۶، ۱۶۵۵۷، ۱۶۵۵۸، ۱۶۵۵۹، ۱۶۵۶۰، ۱۶۵۶۱، ۱۶۵۶۲، ۱۶۵۶۳، ۱۶۵۶۴، ۱۶۵۶۵، ۱۶۵۶۶، ۱۶۵۶۷، ۱۶۵۶۸، ۱۶۵۶۹، ۱۶۵۷۰، ۱۶۵۷۱، ۱۶۵۷۲، ۱۶۵۷۳، ۱۶۵۷۴، ۱۶۵۷۵، ۱۶۵۷۶، ۱۶۵۷۷، ۱۶۵۷۸، ۱۶۵۷۹، ۱۶۵۸۰، ۱۶۵۸۱، ۱۶۵۸۲، ۱۶۵۸۳، ۱۶۵۸۴، ۱۶۵۸۵، ۱۶۵۸۶، ۱۶۵۸۷، ۱۶۵۸۸، ۱۶۵۸۹، ۱۶۵۹۰، ۱۶۵۹۱، ۱۶۵۹۲، ۱۶۵۹۳، ۱۶۵۹۴، ۱۶۵۹۵، ۱۶۵۹۶، ۱۶۵۹۷، ۱۶۵۹۸، ۱۶۵۹۹، ۱۶۶۰۰، ۱۶۶۰۱، ۱۶۶۰۲، ۱۶۶۰۳، ۱۶۶۰۴، ۱۶۶۰۵، ۱۶۶۰۶، ۱۶۶۰۷، ۱۶۶۰۸، ۱۶۶۰۹، ۱۶۶۱۰، ۱۶۶۱۱، ۱۶۶۱۲، ۱۶۶۱۳، ۱۶۶۱۴، ۱۶۶۱۵، ۱۶۶۱۶، ۱۶۶۱۷، ۱۶۶۱۸، ۱۶۶۱۹، ۱۶۶۲۰، ۱۶۶۲۱، ۱۶۶۲۲، ۱۶۶۲۳، ۱۶۶۲۴، ۱۶۶۲۵، ۱۶۶۲۶، ۱۶۶۲۷، ۱۶۶۲۸، ۱۶۶۲۹، ۱۶۶۳۰، ۱۶۶۳۱، ۱۶۶۳۲، ۱۶۶۳۳، ۱۶۶۳۴، ۱۶۶۳۵، ۱۶۶۳۶، ۱۶۶۳۷، ۱۶۶۳۸، ۱۶۶۳۹، ۱۶۶۴۰، ۱۶۶۴۱، ۱۶۶۴۲، ۱۶۶۴۳، ۱۶۶۴۴، ۱۶۶۴۵، ۱۶۶۴۶، ۱۶۶۴۷، ۱۶۶۴۸، ۱۶۶۴۹، ۱۶۶۵۰، ۱۶۶۵۱، ۱۶۶۵۲، ۱۶۶۵۳، ۱۶۶۵۴، ۱۶۶۵۵، ۱۶۶۵۶، ۱۶۶۵۷، ۱۶۶۵۸، ۱۶۶۵۹، ۱۶۶۶۰، ۱۶۶۶۱، ۱۶۶۶۲، ۱۶۶۶۳، ۱۶۶۶۴، ۱۶۶۶۵، ۱۶۶۶۶، ۱۶۶۶۷، ۱۶۶۶۸، ۱۶۶۶۹، ۱۶۶۷۰، ۱۶۶۷۱، ۱۶۶۷۲، ۱۶۶۷۳، ۱۶۶۷۴، ۱۶۶۷۵، ۱۶۶۷۶، ۱۶۶۷۷، ۱۶۶۷۸، ۱۶۶۷۹، ۱۶۶۸۰، ۱۶۶۸۱، ۱۶۶۸۲، ۱۶۶۸۳، ۱۶۶۸۴، ۱۶۶۸۵، ۱۶۶۸۶، ۱۶۶۸۷، ۱۶۶۸۸، ۱۶۶۸۹، ۱۶۶۹۰، ۱۶۶۹۱، ۱۶۶۹۲، ۱۶۶۹۳، ۱۶۶۹۴، ۱۶۶۹۵، ۱۶۶۹۶، ۱۶۶۹۷، ۱۶۶۹۸، ۱۶۶۹۹، ۱۶۷۰۰، ۱۶۷۰۱، ۱۶۷۰۲، ۱۶۷۰۳، ۱۶۷۰۴، ۱۶۷۰۵، ۱۶۷۰۶، ۱۶۷۰۷، ۱۶۷۰۸، ۱۶۷۰۹، ۱۶۷۱۰، ۱۶۷۱۱، ۱۶۷۱۲، ۱۶۷۱۳، ۱۶۷۱۴، ۱۶۷۱۵، ۱۶۷۱۶، ۱۶۷۱۷، ۱۶۷۱۸، ۱۶۷۱۹، ۱۶۷۲۰، ۱۶۷۲۱، ۱۶۷۲۲، ۱۶۷۲۳، ۱۶۷۲۴، ۱۶۷۲۵، ۱۶۷۲۶، ۱۶۷۲۷، ۱۶۷۲۸، ۱۶۷۲۹، ۱۶۷۳۰، ۱۶۷۳۱، ۱۶۷۳۲، ۱۶۷۳۳، ۱۶۷۳۴، ۱۶۷۳۵، ۱۶۷۳۶، ۱۶۷۳۷، ۱۶۷۳۸، ۱۶۷۳۹، ۱۶۷۴۰، ۱۶۷۴۱، ۱۶۷۴۲، ۱۶۷۴۳، ۱۶۷۴۴، ۱۶۷۴۵، ۱۶۷۴۶، ۱۶۷۴۷، ۱۶۷۴۸، ۱۶۷۴۹، ۱۶۷۵۰، ۱۶۷۵۱، ۱۶۷۵۲، ۱۶۷۵۳، ۱۶۷۵۴، ۱۶۷۵۵، ۱۶۷۵۶، ۱۶۷۵۷، ۱۶۷۵۸، ۱۶۷۵۹، ۱۶۷۶۰، ۱۶۷۶۱، ۱۶۷۶۲، ۱۶۷۶۳، ۱۶۷۶۴، ۱۶۷۶۵، ۱۶۷۶۶، ۱۶۷۶۷، ۱۶۷۶۸، ۱۶۷۶۹، ۱۶۷۷۰، ۱۶۷۷۱، ۱۶۷۷۲، ۱۶۷۷۳، ۱۶۷۷۴، ۱۶۷۷۵، ۱۶۷۷۶، ۱۶۷۷۷، ۱۶۷۷۸، ۱۶۷۷۹، ۱۶۷۸۰، ۱۶۷۸۱، ۱۶۷۸۲، ۱۶۷۸۳، ۱۶۷۸۴، ۱۶۷۸۵، ۱۶۷۸۶، ۱۶۷۸۷، ۱۶۷۸۸، ۱۶۷۸۹، ۱۶۷۹۰، ۱۶۷۹۱، ۱۶۷۹۲، ۱۶۷۹۳، ۱۶۷۹۴، ۱۶۷۹۵، ۱۶۷۹۶، ۱۶۷۹۷، ۱۶۷۹۸، ۱۶۷۹۹، ۱۶۸۰۰، ۱۶۸۰۱، ۱۶۸۰۲، ۱۶۸۰۳، ۱۶۸۰۴، ۱۶۸۰۵، ۱۶۸۰۶، ۱۶۸۰۷، ۱۶۸۰۸، ۱۶۸۰۹، ۱۶۸۱۰، ۱۶۸۱۱، ۱۶۸۱۲، ۱۶۸۱۳، ۱۶۸۱۴، ۱۶۸۱۵، ۱۶۸۱۶، ۱۶۸۱۷، ۱۶۸۱۸، ۱۶۸۱۹، ۱۶۸۲۰، ۱۶۸۲۱، ۱۶۸۲۲، ۱۶۸۲۳، ۱۶۸۲۴، ۱۶۸۲۵، ۱۶۸۲۶، ۱۶۸۲۷، ۱۶۸۲۸، ۱۶۸۲۹، ۱۶۸۳۰، ۱۶۸۳۱، ۱۶۸۳۲، ۱۶۸۳۳، ۱۶۸۳۴، ۱۶۸۳۵، ۱۶۸۳۶، ۱۶۸۳۷، ۱۶۸۳۸، ۱۶۸۳۹، ۱۶۸۴۰، ۱۶۸۴۱، ۱۶۸۴۲، ۱۶۸۴۳، ۱۶۸۴۴، ۱۶۸۴۵، ۱۶۸۴۶، ۱۶۸۴۷، ۱۶۸۴۸، ۱۶۸۴۹، ۱۶۸۵۰، ۱۶۸۵۱، ۱۶۸۵۲، ۱۶۸۵۳، ۱۶۸۵۴، ۱۶۸۵۵، ۱۶۸۵۶، ۱۶۸۵۷، ۱۶۸۵۸، ۱۶۸۵۹، ۱۶۸۶۰، ۱۶۸۶۱، ۱۶۸۶۲، ۱۶۸۶۳، ۱۶۸۶۴، ۱۶۸۶۵، ۱۶۸۶۶، ۱۶۸۶۷، ۱۶۸۶۸، ۱۶۸۶۹، ۱۶۸۷۰، ۱۶۸۷۱، ۱۶۸۷۲، ۱۶۸۷۳، ۱۶۸۷۴، ۱۶۸۷۵، ۱۶۸۷۶، ۱۶۸۷۷، ۱۶۸۷۸، ۱۶۸۷۹، ۱۶۸۸۰، ۱۶۸۸۱، ۱۶۸۸۲، ۱۶۸۸۳، ۱۶۸۸۴، ۱۶۸۸۵، ۱۶۸۸۶، ۱۶۸۸۷، ۱۶۸۸۸، ۱۶۸۸۹، ۱۶۸۹۰، ۱۶۸۹۱، ۱۶۸۹۲، ۱۶۸۹۳، ۱۶۸۹۴، ۱۶۸۹۵، ۱۶۸۹۶، ۱۶۸۹۷، ۱۶۸۹۸، ۱۶۸۹۹، ۱۶۹۰۰، ۱۶۹۰۱، ۱۶۹۰۲، ۱۶۹۰۳، ۱۶۹۰۴، ۱۶۹۰۵، ۱۶۹۰۶، ۱۶۹۰۷، ۱۶۹۰۸، ۱۶۹۰۹، ۱۶۹۱۰، ۱۶۹۱۱، ۱۶۹۱۲، ۱۶۹۱۳، ۱۶۹۱۴، ۱۶۹۱۵، ۱۶۹۱۶، ۱۶۹۱۷، ۱۶۹۱۸، ۱۶۹۱۹، ۱۶۹۲۰، ۱۶۹۲۱، ۱۶۹۲۲، ۱۶۹۲۳، ۱۶۹۲۴، ۱۶۹۲۵، ۱۶۹۲۶، ۱۶۹۲۷، ۱۶۹۲۸، ۱۶۹۲۹، ۱۶۹۳۰، ۱۶۹۳۱، ۱۶۹۳۲، ۱۶۹۳۳، ۱۶۹۳۴، ۱۶۹۳۵، ۱۶۹۳۶، ۱۶۹۳۷، ۱۶۹۳۸، ۱۶۹۳۹، ۱۶۹۴۰، ۱۶۹۴۱، ۱۶۹۴۲، ۱۶۹۴۳، ۱۶۹۴۴، ۱۶۹۴۵، ۱۶۹۴۶، ۱۶۹۴۷، ۱۶۹۴۸، ۱۶۹۴۹، ۱۶۹۵۰، ۱۶۹۵۱، ۱۶۹۵۲، ۱۶۹۵۳، ۱۶۹۵۴، ۱۶۹۵۵، ۱۶۹۵۶، ۱۶۹۵۷، ۱۶۹۵۸، ۱۶۹۵۹، ۱۶۹۶۰، ۱۶۹۶۱، ۱۶۹۶۲، ۱۶۹۶۳، ۱۶۹۶۴، ۱۶۹۶۵، ۱۶۹۶۶، ۱۶۹۶۷، ۱۶۹۶۸، ۱۶۹۶۹، ۱۶۹۷۰، ۱۶۹۷۱، ۱۶۹۷۲، ۱۶۹۷۳، ۱۶۹۷۴، ۱۶۹۷۵، ۱۶۹۷۶، ۱۶۹۷۷، ۱۶۹۷۸، ۱۶۹۷۹، ۱۶۹۸۰، ۱۶۹۸۱، ۱۶۹۸۲، ۱۶۹۸۳، ۱۶۹۸۴، ۱۶۹۸۵، ۱۶۹۸۶، ۱۶۹۸۷، ۱۶۹۸۸، ۱۶۹۸۹، ۱۶۹۹۰، ۱۶۹۹۱، ۱۶۹۹۲، ۱۶۹۹۳، ۱۶۹۹۴، ۱۶۹۹۵، ۱۶۹۹۶، ۱۶۹۹۷، ۱۶۹۹۸، ۱۶۹۹۹، ۱۷۰۰۰، ۱۷۰۰۱، ۱۷۰۰۲، ۱۷۰۰۳، ۱۷۰۰۴، ۱۷۰۰۵، ۱۷۰۰۶، ۱۷۰۰۷، ۱۷۰۰۸، ۱۷۰۰۹، ۱۷۰۱۰، ۱۷۰۱۱، ۱۷۰۱۲، ۱۷۰۱۳، ۱۷۰۱۴، ۱۷۰۱۵، ۱۷۰۱۶، ۱۷۰۱۷، ۱۷۰۱۸، ۱۷۰۱۹، ۱۷۰۲۰، ۱۷۰۲۱، ۱۷۰۲۲، ۱۷۰۲۳، ۱۷۰۲۴، ۱۷۰۲۵، ۱۷۰۲۶، ۱۷۰۲۷، ۱۷۰۲۸، ۱۷۰۲۹، ۱۷۰۳۰، ۱۷۰۳۱، ۱۷۰۳۲، ۱۷۰۳۳، ۱۷۰۳۴، ۱۷۰۳۵، ۱۷۰۳۶، ۱۷۰۳۷، ۱۷۰۳۸، ۱۷۰۳۹، ۱۷۰۴۰، ۱۷۰۴۱، ۱۷۰۴۲، ۱۷۰۴۳، ۱۷۰۴۴، ۱۷۰۴۵، ۱۷۰۴۶، ۱۷۰۴۷، ۱۷۰۴۸، ۱۷۰۴۹، ۱۷۰۵۰، ۱۷۰۵۱، ۱۷۰۵۲، ۱۷۰۵۳، ۱۷۰۵۴، ۱۷۰۵۵، ۱۷۰۵۶، ۱۷۰۵۷، ۱۷۰۵۸، ۱۷۰۵۹، ۱۷۰۶۰، ۱۷۰۶۱، ۱۷۰۶۲، ۱۷۰۶۳، ۱۷۰۶۴، ۱۷۰۶۵، ۱۷۰۶۶، ۱۷۰۶۷، ۱۷۰۶۸، ۱۷۰۶۹، ۱۷۰۷۰، ۱۷۰۷۱، ۱۷۰۷۲، ۱۷۰۷۳، ۱۷۰۷۴، ۱۷۰۷۵، ۱۷۰۷۶، ۱۷۰۷۷، ۱۷۰۷۸، ۱۷۰۷۹، ۱۷۰۸۰، ۱۷۰۸۱، ۱۷۰۸۲، ۱۷۰۸۳، ۱۷۰۸۴، ۱۷۰۸۵، ۱۷۰۸۶، ۱۷۰۸۷، ۱۷۰۸۸، ۱۷۰۸۹، ۱۷۰۹۰، ۱۷۰۹۱، ۱۷۰۹۲، ۱۷۰۹۳، ۱۷۰۹۴، ۱۷۰۹۵، ۱۷۰۹۶، ۱۷۰۹۷، ۱۷۰۹۸، ۱۷۰۹۹، ۱۷۱۰۰، ۱۷۱۰۱، ۱۷۱۰۲، ۱۷۱۰۳، ۱۷۱۰۴، ۱۷۱۰۵، ۱۷۱۰۶، ۱۷۱۰۷، ۱۷۱۰۸، ۱۷۱۰۹، ۱۷۱۱۰، ۱۷۱۱۱، ۱۷۱۱۲، ۱۷۱۱۳، ۱۷۱۱۴، ۱۷۱۱۵، ۱۷۱۱۶، ۱۷۱۱۷، ۱۷۱۱۸، ۱۷۱۱۹، ۱۷۱۲۰، ۱۷۱۲۱، ۱۷۱۲۲، ۱۷۱۲۳، ۱۷۱۲۴، ۱۷۱۲۵، ۱۷۱۲۶، ۱۷۱۲۷، ۱۷۱۲۸، ۱۷۱۲۹، ۱۷۱۳۰، ۱۷۱۳۱، ۱۷۱۳۲، ۱۷۱۳۳، ۱۷۱۳۴، ۱۷۱۳۵، ۱۷۱۳۶، ۱۷۱۳۷، ۱۷۱۳۸، ۱۷۱۳۹، ۱۷۱۴۰، ۱۷۱۴۱، ۱۷۱۴۲، ۱۷۱۴۳، ۱۷۱۴۴، ۱۷۱۴۵، ۱۷۱۴۶، ۱۷۱۴۷، ۱۷۱۴۸، ۱۷۱۴۹، ۱۷۱۵۰، ۱۷۱۵۱، ۱۷۱۵۲، ۱۷۱۵۳، ۱۷۱۵۴، ۱۷۱۵۵، ۱۷۱۵۶، ۱۷۱۵۷، ۱۷۱۵۸، ۱۷۱۵۹، ۱۷۱۶۰، ۱۷۱۶۱، ۱۷۱۶۲، ۱۷۱۶۳، ۱۷۱۶۴، ۱۷۱۶۵، ۱۷۱۶۶، ۱۷۱۶۷، ۱۷۱۶۸، ۱۷۱۶۹، ۱۷۱۷۰، ۱۷۱۷۱، ۱۷۱۷۲، ۱۷۱۷۳، ۱۷۱۷۴، ۱۷۱۷۵، ۱۷۱۷۶، ۱۷۱۷۷، ۱۷۱۷۸، ۱۷۱۷۹، ۱۷۱۸۰، ۱۷۱۸۱، ۱۷۱۸۲، ۱۷۱۸۳، ۱۷۱۸۴، ۱۷۱۸۵، ۱۷۱۸۶، ۱۷۱۸۷، ۱۷۱۸۸، ۱۷۱۸۹، ۱۷۱۹۰، ۱۷۱۹۱، ۱۷۱۹۲، ۱۷۱۹۳، ۱۷۱۹۴، ۱۷۱۹۵، ۱۷۱۹۶، ۱۷۱۹۷، ۱۷۱۹۸، ۱۷۱۹۹، ۱۷۲۰۰، ۱۷۲۰۱، ۱۷۲۰۲، ۱۷۲۰۳، ۱۷۲۰۴، ۱۷۲۰۵، ۱۷۲۰۶، ۱۷۲۰۷، ۱۷۲۰۸، ۱۷۲۰۹، ۱۷۲۱۰، ۱۷۲۱۱، ۱۷۲۱۲، ۱۷۲۱۳، ۱۷۲۱۴، ۱۷۲۱۵، ۱۷۲۱۶، ۱۷۲۱۷، ۱۷۲۱۸، ۱۷۲۱۹، ۱۷۲۲۰، ۱۷۲۲۱، ۱۷۲۲۲، ۱۷۲۲۳، ۱۷۲۲۴، ۱۷۲۲۵، ۱۷۲۲۶، ۱۷۲۲۷، ۱۷۲۲۸، ۱۷۲۲۹، ۱۷۲۳۰، ۱۷۲۳۱، ۱۷۲۳۲، ۱۷۲۳۳، ۱۷۲۳۴، ۱۷۲۳۵، ۱۷۲۳۶، ۱۷۲۳۷، ۱۷۲۳۸، ۱۷۲۳۹، ۱۷۲۴۰، ۱۷۲۴۱، ۱۷۲۴۲، ۱۷۲۴۳، ۱۷۲۴۴، ۱۷۲۴۵، ۱۷۲۴۶، ۱۷۲۴۷، ۱۷۲۴۸، ۱۷۲۴۹، ۱۷۲۵۰، ۱۷۲۵۱، ۱۷

عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ، يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكُفَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”لَيْسُوا بِشَيْءٍ“، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجَنِّ يَخْطُفُهَا الْحَيُّ، فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ“.

زہری روایت کرتے ہیں کہ مجھے یحییٰ بن عروہ نے بتایا کہ انھوں نے عروہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ سیدہ عائشہ کا بیان ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کانہوں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ان سے کہا: ”وہ کچھ نہیں ہیں“۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، بعض اوقات وہ ایسی بات بھی تو کہہ دیتے ہیں جو سچی ثابت ہوتی ہے۔ آپ نے وضاحت فرمائی: یہ ایک سچا کلمہ ہوتا ہے، جس کو جن اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں امرغ کی طرح قرقر کر کے ڈال دیتا ہے۔ اس کے بعد یہ کانہ لوگ اُس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

۱۔ یعنی کسی کانہ کے کان میں، جن کے الہامات کا منبع بالعموم جنات ہی ہوتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وضاحت، اگر غور کیجیے تو ان تمام الجھنوں کو صاف کر دیتی ہے جو صوفیوں اور یوگیوں کے ہاں اس طرح کی کرامات دیکھ کر لوگوں کے ذہن میں پیدا ہوتی ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۱۴۲ سے لیا گیا ہے۔ اس کی راوی عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان سے

ماہنامہ اشراق ۲۰ ————— اگست ۲۰۲۱ء

یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

جامع معمر بن راشد، رقم ۹۵۸۔ الجامع فی الحدیث، ابن وہب، رقم ۶۷۲، ۶۷۳۔ مسند احمد، رقم ۲۴۰۱۱۔
صحیح بخاری، رقم ۲۹۸۹، ۳۰۶۵، ۵۳۴۷، ۵۷۷۲۔ صحیح مسلم، رقم ۴۱۴۱، ۴۱۴۲۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم
۱۹۴۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۲۷۰۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۶۲۸، ۹۰۳۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم
۱۵۱۷۷۔

۳

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا 'زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ
فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرْقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ، فَتَسْمَعُهُ
فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُفَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ".

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ام المومنین سیدہ عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: فرشتے عنان میں اترتے ہیں، اور عنان ایک بادل ہے۔
پھر وہ اُن کاموں کا ذکر کرتے ہیں، جن کا فیصلہ آسمان میں ہو چکا ہوتا ہے۔ یہی موقع ہے، جب شی
طین اُدھر کان لگاتے اور اُسے سن لیتے ہیں^۲۔ پھر یہ شیاطین کاہنوں کو الہام کر دیتے اور وہ اپنی
طرف سے اُس کے ساتھ ملا کر سو جھوٹ مزید بولتے ہیں۔

۱۔ اس طرح کے نام قرآن و حدیث میں اور بھی آتے ہیں۔ یہ، ظاہر ہے کہ امور متشابہات میں سے ہیں،
جن کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔

۲۔ یہ کس طرح ہوتا ہے؟ اس کی تفصیلات آگے روایتوں میں مذکور ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۲۹۸۹ سے لیا گیا ہے۔ اس کی راوی عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اُن سے یہ

ماہنامہ اشراق ۲۱ ————— اگست ۲۰۲۱ء

روایت تنہا اسی مصدر میں منقول ہے۔

— ۴ —

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "مَنْ أَتَى عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً".

صفیہ بنت ابوعبید سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے کہ اُس سے کوئی سوال پوچھے، اُس کی چالیس شب و روز کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں۔

۱۔ یعنی اس گناہ کی سزا کے طور پر۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اوہام کی پیروی کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیسا سخت ہے۔ سورہ بنی اسرائیل (۱۷) کی آیات ۲۲-۳۹ میں اس کا ذکر اسی بنا پر اُن دس احکام میں ہوا ہے جو اخلاق کے فضائل و رذائل میں اصل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۹۴۰۵ سے لیا گیا ہے۔ اس کے راوی عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہی مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج سے بھی نقل ہوا ہے۔ اُن سے اس کے مصادر یہ ہیں:

صحیح مسلم، رقم ۴۱۴۴۔ مسند احمد، رقم ۱۶۲۹۲، ۱۰۷۲۷۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۱۷۶۔

— ۵ —

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ماہنامہ اشراق ۲۲ ————— اگست ۲۰۲۱ء

صَلَاةُ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ”هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟“ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ”أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكُوكَبِ^۱، وَأَمَّا مَنْ قَالَ بَنُو كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكُوكَبِ“^۲.

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ اُسی رات بارش ہوئی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) میرے بندوں میں سے کچھ نے میرے اوپر ایمان کے ساتھ صبح کی ہے اور بعض نے کفر کی حالت میں۔ سو جس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمت سے ہم پر بارش برسی، وہ میرے اوپر ایمان لایا اور تاروں کا انکار کیا۔ اور جس نے کہا کہ فلاں تارے کی وجہ سے ہمارے اوپر بارش برسی، اُس نے میرے ساتھ کفر کیا اور وہ تاروں پر ایمان لایا۔

۱۔ اس طرح کے توہمات بالآخر شرک پر منتج ہوتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بنا پر ان کے بارے میں یہ تنبیہات فرمائی ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۸۰۴ سے لیا گیا ہے۔ اس کے راوی زید بن خالد رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

جامع معمر بن راشد، رقم ۱۶۱۴۔ موطا امام مالک، رقم ۴۰۹، ۴۴۷۔ مسند شافعی، رقم ۳۳۳، ۳۲۶۔

مسند حمیدی، رقم ۷۸۵۔ مسند احمد، رقم ۱۶۷۱۸، ۱۶۷۳۲۔ صحیح بخاری، رقم ۸۰۴، ۹۸۵، ۳۸۵۷، ۶۹۷۲۔
الادب المفرد، بخاری، رقم ۹۰۱۔ صحیح مسلم، رقم ۱۰۷۔ سنن ابو داؤد، رقم ۴۳۰۹۔ مسند بزار، رقم ۳۲۱۰۔
السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۰۲۷۳، ۱۰۲۷۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۵۱۴۔ مستخرج ابو عوانہ،
رقم ۵۳، ۵۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۹۰، ۶۲۶۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۰۶۰، ۵۰۶۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی،
رقم ۷۸۴، ۲، ۵۹۵۴۔

زید بن خالد رضی اللہ کے علاوہ یہی روایت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم
سے بھی منقول ہے۔ ان صحابہ سے اس کے مصادر درج ذیل ہیں:

مسند احمد، رقم ۸۵۳۹، ۸۶۱۱، ۱۰۵۷۴۔ صحیح مسلم، رقم ۱۰۸، ۱۱۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۸۲۴،
رقم ۱۰۲۷۲۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۵۱۳۔ مسند شاشی، رقم ۸۳۰۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم، ابو نعیم، رقم
۱۹۵، ۱۹۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۵۹۵۵، ۵۹۵۶۔
۲۔ مستخرج ابو عوانہ، رقم ۵۴ میں اس جگہ 'كَفَرَ نِعْمَتِي' یعنی، 'اُس نے میری نعمت کا انکار کیا' کا
اضافہ نقل ہوا ہے۔

۳۔ مستخرج ابو عوانہ، رقم ۵۵ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سورۃ واقعہ (۵۶) کی آیت ۷۵
'فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ الشُّجُومِ' اسی موقع پر نازل ہوئی تھی۔
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی مضمون کی کچھ دوسری روایات بھی نقل ہوئی ہیں: مثلاً صحیح مسلم، رقم ۱۰۹
میں ہے:

عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا أُنْزِلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَاتٍ، إِلَّا أَصْبَحَ قَرِيقُ
مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ، يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ، فَيَقُولُونَ الْكُوكُبُ كَذَا وَكَذَا.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان سے جو برکت بھی اتاری ہے، لوگوں میں سے
ایک گروہ نے اُس کا انکار ہی کیا ہے۔ (دیکھتے نہیں ہو کہ) اللہ بارش برساتا ہے تو کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارہ
برسا ہے۔“

— ۶ —

سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: ”إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ،“ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ، فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، ”فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ، فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخِرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوْ الْكَاهِنِ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةً، فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا، فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ“.

عکرمہ کہتے ہیں، میں نے ابو ہریرہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب آسمان پر کسی چیز کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اُس کی بات کے امتثال میں سراپا عاجزی ہو کر اپنے پر مارتے ہیں۔ یہ اُس طرح کی آواز ہوتی ہے، جس طرح چکنے پتھر پر کوئی زنجیر کھینچی جائے۔ پھر جب اُن کے دلوں کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: تمہارے پروردگار نے ابھی کیا فرمایا ہے؟ وہ جواب میں کہتے ہیں: اُس نے حق ہی فرمایا ہے اور وہ بلند مرتبہ ہے، بڑی شان والا ہے۔ پھر کوئی چھپ کر سننے والا اس کو سن لیتا ہے اور یہ چھپ کر سننے والے اوپر نیچے ہوتے ہیں — سفیان نے اس کی صورت اپنے ہاتھ سے اس طرح سمجھائی کہ اُس کو جھکایا اور اُس کی انگلیاں پھیلا دیں — (فرمایا): وہ ایک اُس بات کو سنتا ہے اور سن کر نیچے والے کو القا کرتا ہے۔ پھر نیچے والا اُس سے نیچے والے کو، یہاں تک کہ وہ اُسے ساحر یا کاہن کی زبان پر القا کر دیتا ہے۔ اس میں بارہا یہ بھی ہوتا ہے کہ القا سے پہلے ہی شہاب ثاقب اُسے پالیتا ہے اور یہ بھی ہوتا

ہے کہ اُس کے پہنچنے سے پہلے وہ اُسے القا کر دیتا ہے۔ پھر وہ کاہن اُس کے ساتھ سو جھوٹ خود بولتا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ کیا فلاں فلاں دن اُس نے ہمیں اس اور اس طرح کی بات نہیں کہی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو بات اُس نے آسمان سے سنی تھی، اُس کی وجہ سے اُس کی تصدیق ہو جاتی ہے ۲۔

۱۔ اس طرح کی چیزیں جو قرآن و حدیث میں بیان ہوتی ہیں، اُن کے بارے میں قرآن کی ہدایت ہے کہ کوئی شخص ان کی حقیقت کے درپے نہ ہو، بلکہ اتنے علم پر اکتفا کرے جو اللہ نے ازراہ عنایت دے دیا ہے۔ اس لیے کہ اس کا لازمی نتیجہ دلوں کا زلیغ ہے، جس سے ہر بندہ مومن کو اپنے پروردگار کی پناہ مانگنی چاہیے۔
۲۔ یہ اُسی مضمون کی تفصیل ہے جو روایت ۲ میں بالا جمل بیان ہوا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۴۴۵۱ سے لیا گیا ہے۔ اس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت ان کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مسند حمیدی، رقم ۱۱۰۲۔ صحیح بخاری، رقم ۴۳۵۷، ۴۴۵۱، ۶۹۵۱۔ سنن ترمذی، رقم ۳۱۶۶۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۹۰۔ سنن ابوداؤد، رقم ۳۴۷۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۶۔
۲۔ سنن ترمذی میں اس جگہ ’وَمُسْتَرْقٍ السَّمْعِ‘ کے بجائے ’الشَّيَاطِينُ‘ کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

— ۷ —

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا؟“، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، كُنَّا نَقُولُ:

وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتٍ أَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ، إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ،^۲ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلُ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ، قَالَ: فَيَسْتَخِيرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاءَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرُ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَتَخْطُفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمُونَ بِهِ، فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ، وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ، وَيَزِيدُونَ^۳."

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابہ میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ ہم ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور روشنی پھیل گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو اُن سے کہا: زمانہ جاہلیت میں جب اس طرح تارے ٹوٹتے تھے تو تم کیا کہتے تھے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ہم تو یہی کہا کرتے تھے کہ آج رات کوئی بڑا آدمی پیدا ہوا یا دنیا سے رخصت ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا: پھر جان لو کہ ستارے نہ کسی کی موت پر ٹوٹتے ہیں، نہ زندگی پر، بلکہ ہمارا پروردگار، جس کا نام بڑا بلند اور بڑی برکت والا ہے، جب کسی معاملے کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے، جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں، اُس کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے تسبیح کرتے ہیں، جو اُن کے قریبی آسمان پر ہیں، یہاں تک کہ تسبیح کی آواز ہمارے قریبی آسمان والوں تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر وہ فرشتے جو حاملین عرش سے قریب ہیں، اُن سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے ابھی کیا فرمایا تھا؟ اس کے جواب میں وہ انھیں اللہ کا فرمان سناتے ہیں۔ راوی کا بیان

ہے کہ پھر اسی طرح ایک آسمان والے دوسروں سے پوچھتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ بات ہمارے قریبی آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ یہی وہ جگہ ہے، جہاں سے جنات بھی کوئی بات چھپ کر سن لیتے ہیں اور آگے اپنے دوستوں کو القا کر دیتے ہیں۔ یہ ستارے اُنھی کو مارے جاتے ہیں۔ پھر اُن کے یہ دوست جو بات اُسی طرح آگے پہنچاتے ہیں، وہ تو حق ہوتی ہے، لیکن وہ اُس میں جھوٹ سچ ملاتے اور بہت کچھ بڑھا دیتے ہیں۔“

۱۔ یہ وہی حقیقت ہے جو قرآن میں بھی متعدد جگہوں پر بیان ہوئی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۱۳۳ سے لیا گیا ہے۔ اس کے راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت ان مصادر میں نقل ہوئی ہے: سنن ترمذی، رقم ۳۱۶۷۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۱۹۴۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۲۶۳۔ دلائل النبوة، بیہقی، رقم ۵۶۵۔

۲۔ سنن ترمذی، رقم ۳۱۶۷ میں یہی بات چند اضافوں کے ساتھ منقول ہے۔ روایت کے الفاظ ہیں:

ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ السَّيِّحُ إِلَى هَذِهِ السَّمَاءِ، ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالَ: فَيُخْبِرُونَهُمْ، ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرُ أَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا.

”پھر اُن سے قریبی آسمان کے فرشتے تسبیح کرتے ہیں، پھر اُن سے قریبی، اس طرح تسبیح کا یہ غلغلہ ہمارے اس آسمان تک پہنچتا ہے۔ اس کے بعد چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں: تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اس کے جواب میں وہ انھیں بتاتے ہیں۔ پھر اسی طرح ہر نیچے آسمان والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ بات دنیا سے قریبی آسمان والوں تک پہنچ جاتی ہے۔“

۳۔ صحیح بخاری میں قتادہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی اس روایت کے ضمن میں تعلیق کے طور پر نقل ہوا ہے:

وعن قتادة قال: خلق الله تعالى هذه النجوم لثلاث: جعلها زينة للسماء ورجوماً للشیاطین وعلامات یهتدی بها، فمن تأول فیها بغير ذاك أخطأ وأضاع نصیبه وتكلف ما لا یعلم.

”قنادہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستارے تین چیزوں کے پیش نظر بنائے ہیں: اُن کو آسمان کی زینت بنایا، شیطانوں کو مارنے کا ذریعہ بنایا اور لوگوں کے لیے نشانیاں بنادیا ہے، جن کے ذریعے سے راستے تلاش کیے جاتے ہیں۔ جس نے ان تین باتوں کے علاوہ کوئی بات بیان کی، اُس نے غلطی کی، خدا کے ہاں اپنا حصہ ضائع کیا اور ایک ایسی چیز کے درپے ہونے کی کوشش کی، جس کا اُس کو علم نہیں تھا۔“

المصادر والمراجع

- ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤ھ/١٩٩٣م). صحیح ابن حبان. ط ٢. تحقیق: شعيب الأرناؤوط. بیروت: مؤسسة الرسالة.
- ابن حجر، علی بن حجر أبو الفضل العسقلانی. (١٣٧٩ھ). فتح الباری شرح صحیح البخاری. (د.ط). تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقي. بیروت: دار المعرفة.
- ابن قانع. (١٤٨١ھ/١٩٩٨م). المعجم الصحابة. ط ١. تحقیق: حمدي محمد. مكة المكرمة: نزار مصطفى الباز.
- ابن ماجه، ابن ماجه القزويني. (د.ت). سنن ابن ماجه. ط ١. تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقي. بیروت: دار الفكر.
- ابن منظور، محمد بن مکرم بن الأفریقی. (د.ت). لسان العرب. ط ١. بیروت: دار صادر.
- أبو نعیم ، (د.ت). معرفة الصحابة. ط ١. تحقیق: مسعد السعدني. بیروت: دارالكتاب العلمية.
- أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). مسند أحمد بن حنبل. ط ١. بیروت: دار إحياء التراث العربي.
- البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧ھ/١٩٨٧م). الجامع الصحيح. ط ٣. تحقیق: مصطفى ديب البغا. بیروت: دار ابن كثير.
- بدر الدين العيني. عمدة القاري شرح صحيح البخاري. (د.ط). بیروت: دار إحياء التراث العربي.
- البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤ھ/١٩٩٤م). السنن الكبرى. ط ١. تحقیق: محمد عبد القادر

- عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.
- السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج. ط ١. تحقيق: أبو إسحق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.
- الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). مسند الشاشي. ط ١. تحقيق: محفوظ الرحمن زين الله. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.
- محمد القضاعي الكلبي المزري. (١٤٠٠هـ/ ١٩٨٠م). تهذيب الكمال في أسماء الرجال. ط ١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.
- مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). صحيح المسلم. ط ١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.
- النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/ ١٩٨٦م). السنن الصغرى. ط ٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.
- النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/ ١٩٩١م). السنن الكبرى. ط ١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

